مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۷ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ۔

قادیان ۲۷ ماہ ظہور۔ آج شام مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی ابوالعطا صاحب جالندھری نے درس القرآن ختم کیا۔ درس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے لمبی دعا فرمائی۔ جس میں بہت سے مرد اور عورتیں شامل ہوئیں۔

جلد ۳۴ | ۲۸ ماہ ظہور ۱۳۲۵ ہش | ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ | ۲۸ اگست ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۰۱

الانذار

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۲۵ اگست ۱۹۴۶ء)

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

فرمایا:۔ میں نے آج رات ایک ایسی خواب دیکھی ہے۔ جو احمدیت اور مسلمانوں کیلئے نہایت ہی اہمیت رکھتی ہے۔ اور آئندہ آنے والے بعض بہت بڑے خطرات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور ہماری جماعت اور دوسرے مسلمانوں کے لئے ایک انذار ہے۔ کاش آنکھیں رکھنے والے دیکھیں اور کان رکھنے والے سنیں۔

میں نے دیکھا۔ کہ میں قادیان میں اپنے مکان کی دوسری منزل میں ہوں۔ جہاں کہ ہم رہتے ہیں۔ اور ام ناصر کا جو حصہ مکان ہے۔ اس میں ہوں۔ ایک سیڑھیاں ہمارے مکان کے شمال کی طرف سے اس حصہ کی طرف آتی ہیں۔ جہاں ام ناصر رہتی ہیں۔ ان کے ساتھ ہی ایک کمرہ ہے۔ جس کا ایک دروازہ سیڑھیوں میں کھلتا ہے۔ اور ایک دروازہ صحن کی طرف کھلتا ہے۔ جب میری پہلی شادی ہوئی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع میں ہم کو وہی کمرہ رہائش کے لئے دیا تھا۔ اسی کے سامنے کے صحن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گرمیوں میں سویا کرتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ میں اس کمرہ میں ہوں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک دشمن گھر میں گھس کر اس صحن کی طرف آرہا ہے۔ میں نے صحن کی طرف کا دروازہ بند کر دیا۔ اور سیڑھیوں کی طرف کا دروازہ کھولا۔ اور یہ ارادہ کیا کہ میں ان سیڑھیوں کے رستہ سے نیچے چلا جاؤں۔ چنانچہ میں ان سیڑھیوں سے نیچے اترا اور نچلے صحن میں سے ہوتا ہوا اس کمرہ کی طرف گیا۔ جو گول کمرہ کہلاتا ہے۔ اور جو مسجد مبارک کے ساتھ واقعہ ہے۔ مسجد مبارک کی سیڑھیاں اس کے ساتھ ساتھ چڑھتی ہیں۔ ابتدائی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمانوں سے اکثر وہیں ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ اور مہمانوں کے ساتھ کھانا بھی وہیں کھایا کرتے تھے۔ اپنی خلافت کے شروع ایام میں میرا دفتر بھی وہیں تھا۔ اور میں بھی وہیں ملاقاتیں کیا کرتا تھا۔ پہلے چند جلسوں میں جلسہ کی ملاقات بھی وہیں ہوا کرتی تھی جب میں اس جگہ پر پہنچا۔ تو اس کمرے کے ساتھ ایک کوٹھڑی ہے۔ جس میں سے ہو کر اس کمرے میں جایا جاتا ہے۔ میں نے اس کوٹھڑی کے دروازہ میں سے اندر جھانکا تو مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ بہت سے دوست اس جگہ پر کھانا کھا رہے ہیں۔ اس پر مجھے اندر جانے میں کچھ حجاب محسوس ہوا اور میں اس انتظار میں کھڑا ہو گیا۔ کہ یہ لوگ کھانے سے فارغ ہو جائیں۔ تو میں جاؤں۔ میں دروازہ کے پاس کھڑا ہی تھا۔ کہ یوں معلوم ہوا وہ لوگ کھانا کھا چکے ہیں۔ اور انہوں نے مجھے ملاقات کے لئے بلوایا ہے۔ جو شخص مجھے اطلاع دینے کے لئے نکلا۔ چونکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ میں دروازہ کے پاس کھڑا ہوں۔ وہ دروازہ سے نکل کر سیدھا گھر کے اندرونہ کی طرف چلا گیا۔ اس وقت مجھے یوں معلوم ہوا۔ جیسے وہ شخص مولوی سید محمد احسن ہیں۔ میں نے منہ تو نہیں دیکھا۔ لیکن پگڑی اور کوٹ وغیرہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ پہنا کرتے تھے۔ میں نے انہیں تو کچھ نہیں کہا۔ وہ تو اندرونی صحن کی طرف چلے گئے۔ اور میں اندر کمرہ میں گھس گیا۔ جب میں اندر گھسا۔ تو میں نے دیکھا کہ وہاں آٹھ نو آدمی رہ گئے ہیں۔ باقی کھانا کھا کر چلے گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ قوموں کے سردار یا بادشاہ ہیں۔ ان میں سے ایک شخص بالکل مفتی محمد صادق صاحب کی شکل کا ہے۔ اور دوسرا عربی لباس میں ہے۔ اس نے سر پر چھوٹی قسم کی کوفیہ (یعنی عربی قسم کی پگڑی) باندھی ہوئی ہے۔ اور دوسرے لوگ بھی مختلف علاقوں کے بادشاہ اور رئیس ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مفتی محمد صادق صاحب اور اس عرب بادشاہ کے درمیان کوئی اتحاد اور صلح کا معاہدہ ہو رہا ہے۔ اور

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خاں شاکر
بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل سے شائع کیا

معاہدہ کرانے کے لئے مجھے درمیان میں ثالث کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ میں نے ان دونوں سے باتیں کرکے ایک معاہدہ لکھوایا ہے۔ جس کا مضمون اس قسم کا ہے کہ ہم آپس میں صلح اور اتحاد سے رہیں گے۔ یہ معاہدہ جب میں لکھوا چکا ہوں تو میں نے خود پڑھ کر اُس مجلس کو سنایا ہے یا جس شخص نے یہ معاہدہ لکھا تھا اس سے سنوایا ہے۔ اور دونوں فریق اس پر متفق معلوم ہوتے ہیں۔ قریب تھا کہ وہ لوگ اس معاہدہ پر دستخط کر دیں کہ میں نے دیکھا میری بائیں طرف سے ایک شخص اُٹھ کر گول کمرہ کے اس دروازہ کی طرف گیا ہے جو مسجد مبارک کی سیڑھیوں میں کھلتا ہے۔ جب وہ اٹھا تو مجھے یوں معلوم ہوا جیسے وہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ ہیں۔ اٹھتے وقت انہوں نے ایک فقرہ بولا۔ جس کا مطلب میں نے یہ سمجھا کہ اگر کوئی فریق اس معاہدہ کو توڑے گا تو ہم سب مل کر اس کی مخالفت کریں گے۔ یہ فقرہ سنتے ہی مجھے خیال آیا کہ یہ شرط ضرور لکھنی چاہیئے۔ اور میں نے دونوں فریق کو بتایا کہ یہ خیال میرے دل میں پہلے نہیں آیا۔ مگر حضرت مولوی صاحب نے اٹھتے وقت اس طرف اشارہ کیا ہے۔ اور میرے نزدیک یہ ضروری شرط ہے (خواب میں مجھے یہ خیال آیا کہ میں خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا لفظ استعمال کروں۔ مگر پھر مجھے صلح حدیبیہ کا واقعہ یاد آگیا۔ اور میں نے کہا یہ لوگ تو ہماری خلافت کے قائل ہی نہیں۔ یہ لفظ بولنا ان کے ساتھ مناسب نہیں۔ اور میں نے بجائے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے حضرت مولوی صاحب کے الفاظ استعمال کئے) اس پر جس شخص کو میں مفتی محمد صادق سمجھتا ہوں۔ اس نے کچھ انکار کا پہلو اختیار کیا۔ اور اس شرط کو ماننے پر آمادگی ظاہر نہ کی۔ تب جو دوسرا فریق ہے۔ اور جو عرب بادشاہ معلوم ہوتا ہے اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ اور میں نے اس کے سامنے یہی بات بیان کرنی شروع کی۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ میں پہلے تو اس سے عربی بولتا تھا اس وقت میں نے اس سے اردو بولنی شروع کی۔ اور اسکی شکل سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اردو سمجھ رہا ہے۔ میں نے اُسے کہا۔ آخر ہمارے ذریعہ سے معاہدہ کروانا اور دوسرے بادشاہوں کو جمع کرنا اس کی کوئی غرض ہونی چاہیئے۔ اور وہ غرض یہی ہے کہ ہم لوگ اس بات کی نگرانی کریں کہ اس اتحاد کے معاہدہ پر عمل کیا جاتا ہے۔ اور یہ کہ اگر کوئی عمل نہ کرے تو ہم لوگ پھر اس کی تائید میں ہو جائیں جو معاہدہ کا پابند رہا ہے۔ اور اس کے خلاف ہو جائیں جو معاہدہ کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا ہے۔ اس پر اس شخص نے میری تائید میں سر ہلانا شروع کیا۔ مگر آخر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس خیال سے کہ فریق ثانی جو اس بات کو نہیں مانتا تو شاید اس میں کوئی بات ہوگی۔ اس نے بھی تردد کا اظہار شروع کر دیا تب مجھے جوش آگیا۔ اور میرے سامنے جو شخص بیٹھا ہے جس کو میں کوئی بادشاہ اور رئیس سمجھتا ہوں۔ اور اس کی طرز اور شکل سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہ یمن کا بادشاہ ہے میں اس سے مخاطب ہوا اور میں نے بڑے زور سے کہا۔ دیکھو یہ وقت اسلام کے لئے اتحاد کا وقت ہے (جب یہ فقرہ میں نے کہا تو معاً میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ یہ لوگ کہیں گے کہ آپ کی جماعت بھی تو دوسرے مسلمانوں سے عقائد میں اختلاف رکھتی ہے۔ اور نماز وغیرہ امور میں دوسروں سے الگ رہتی ہے۔ پس اس شبہ کے ازالہ کے لئے میں نے معاً اس کے بعد فقرات بڑھا دیئے کہ) مذہبی اختلاف باہمی کتنا بھی ہو۔ مگر اسلام کی ظاہری شوکت کی حفاظت کے لئے تو مسلمانوں کو جمع ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا بھی تو اثر اسلام کی آئندہ ترقی پر پڑتا ہے۔ پھر میں نے کہا دیکھو جو شخص ایسے نازک وقت میں بھی اتحاد کے لئے کوشش نہیں کرتا وہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن اونچی کس طرح کر سکے گا۔ جب میں نے یہ فقرہ کہا تو میرے دل میں بہت زیادہ جوش پیدا ہو گیا۔ اور رقت کے ساتھ میرے گلے میں پھندا پڑ گیا۔ اور میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور میں نے اپنے سامنے کے شخص کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بیٹے کے پھٹے ہوئے کپڑے دیکھتا ہے۔ تو اس کے دل میں سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے اور رقت پیدا ہو جاتی ہے اور اسکی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ مگر تمہیں یہ خیال نہیں آتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی طرف منسوب ہونیوالوں کا تفرقہ دیکھتے ہوں گے۔ تو ان کو کتنی تکلیف ہوتی ہوگی۔ جو شخص ایسے وقت میں بھی باہمی اتحاد کی طرف قدم نہیں اٹھاتا یقیناً وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن اٹھا کے کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ میرے ان فقرات کو سن کر تمام حاضرین پر بھی ایک رقت طاری ہو گئی۔ اور وہ شخص جسے میں سمجھتا ہوں یمن کا بادشاہ ہے اُسکی آنکھوں میں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگ گئے۔ اور وہ جوش سے کود کر آگے آیا۔ اور میرا ہاتھ اس نے اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور نہایت ہی گرمجوشی کے ساتھ اُس کو بوسہ دیا۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ دونوں فریق جن کے درمیان میں معاہدہ کرا رہا تھا۔ وہ بھی اس بات پر متفق ہو گئے کہ اس شرط کو معاہدہ میں لکھ لیا جائے۔ اس وقت معاہدہ میرے ہاتھ میں آگیا ہے جو فلسکیپ سائز کے سفید کاغذ پر خوشنما لکھا ہوا ہے۔ وہ شخص جو معاہدہ لکھ رہا تھا۔ میں نے اس کے ہاتھ میں یہ معاہدہ دیا اور کہا کہ اس شرط کو اس میں بڑھا دو۔ اور ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ جلدی چلے جائیں۔ کل تک یہ معاہدہ ضرور اصلاح ہو کے لکھا جائے۔ تاکہ ان لوگوں کے دستخط ہو جائیں۔ پھر میں اٹھا۔ اور جنوبی طرف کی دیوار کی طرف گیا۔ جہاں خواب میں میں دیکھتا ہوں کہ فون لگا ہوا ہے۔ اس وقت ایک شخص سفید رنگ چینیوں کی سی شکل کا آگے بڑھا۔ اور اس نے مجھے کہا کہ ”لورینگ کا فون نمبر کیا ہے؟“ (یہ لاہور میں ایک انگریزی کھانے کی دوکان ہے

میں نے اسے کہا۔ کہ آپ کو لورینگ کے فون کے پتہ کی کیا ضرورت ہے۔ اس نے جواب میں کہا۔ کہ میں نے بڑے بیٹے کے ہاتھ تیس صفحے کا مضمون چھپنے کے لئے بھجوایا تھا۔ پھر دوسرے بیٹے کے ہاتھ بیس صفحے کا مضمون چھپنے کے لئے بھجوایا۔ (ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مضمون اسی واقعہ کے ساتھ کچھ تعلق رکھتا ہے) اس وقت تک اس لڑکے کو وہاں پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ اور اس کو اطلاع دینی چاہیئے تھی۔ کہ میں وہاں پہنچ چکا ہوں۔ مگر وہاں سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔ اسی لئے میں فون کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت میرے دل میں خیال گذرا کہ لورنگ تو کھانے کی دکان ہے۔ شاید اب وہاں رہائش کا بھی انتظام ہو گیا ہو گا۔ جہاں اس کے لڑکے ٹھیرے ہیں۔ پھر میں نے جواب میں اس شخص سے کہا۔ کہ مجھے فون کا نمبر تو معلوم نہیں۔ لیکن آپ ایکسچینج کو فون کیجیے اور اسے کہیئے کہ مجھے لورینگ سے ملادو۔ ایکسچینج والوں کے پاس نمبروں کی کتاب ہوتی ہے۔ وہ دیکھ کر بتلا دیگا۔ اس پر انہوں نے بڑی حیرت سے کہا۔ کہ اچھا اس طرح بھی ہو سکتا ہے۔ پھر تو بڑی سہولت ہے۔ میں ان کے ساتھ یہ بات کر کے گھر کی طرف لوٹا۔ جب میں اس کوٹھڑی کے اندر داخل ہونے لگا۔ جو اندرونی دالان اور گول کمرہ کے درمیان واقعہ ہے۔ اور جس کے دروازہ پر کھڑا ہؤا میں شروع رویا میں انتظار کرتا رہا تھا۔ اور جو گھر کی طرف کھلتا ہے۔ تو میں نے دیکھا کہ وہاں ایک چارپائی پر میری ایک لڑکی بیٹھی ہے۔ اس وقت میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ یہ امۃ الرشید ہے۔ پھر کبھی امۃ النصیر کی جھلک پڑ جاتی ہے۔ چونکہ اندھیرا ہے۔ میں اچھی طرح شکل نہیں دیکھ سکا۔ اس کی گود میں ایک بچہ ہے۔ چارپائی کے سامنے ایک مرد اور ایک عورت کھڑے ہوئے میری لڑکی سے اس بچہ کے متعلق کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ میں جب کمرہ میں داخل ہؤا۔ تو اس وقت میرے ذہن میں یہ گذرا کہ یہ مرد میر ناصر نواب صاحب ہیں۔ (جب میر صاحب کا ذکر آئے۔ تو میں ہمیشہ ان کو نانا جان مرحوم کہا کرتا ہوں۔ اور ان کی زندگی میں بھی ہم انہیں نانا جان ہی کہا کرتے تھے۔ ان کا نام نہیں لیتے تھے۔ لیکن اس وقت میرے ذہن میں بجائے نانا جان کے میر ناصر نواب کے ہی لفظ گذرے ہیں) اور جو عورت کھڑی ہے۔ اس کے متعلق ایک شبہ سا ہے۔ کہ یہ ہماری نانی اماں ہیں۔ ان کے متعلق جو بھی الفاظ ذہن میں آئے ہیں۔ وہ نانی اماں کے آئے ہیں۔ نام نہیں آیا۔ (ان کا نام سیّدہ تھا) میں نے ان کو باتیں کرتے ہوئے مذاقاً کہا۔ "اچھا اس بچہ کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں" یہ کہہ کر میں اندر کی طرف آیا۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔

اس خواب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کے لئے ایک بہت ہی نازک وقت آنے والا ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ان معاملات میں آپس میں اتحاد کر لیں۔ جن میں اختلاف کرنے پر ان کا مذہب اور عقیدہ انہیں مجبور نہیں کرتا۔ جاگنے پر مجھے خیال گذرا کہ شاید وہ شخص جسے میں نے کوفیہ میں دیکھا ہے۔ اس سے مراد مسٹر جناح ہوں۔ اور مفتی محمد صادق صاحب ضلع سرگودھا کے رہنے والے ہیں۔ شاید اس سے مراد ملک خضر حیات ہوں۔ کیونکہ وہ بھی ضلع سرگودھا کے رہنے والے ہیں۔ اور میر ناصر نواب کے متعلق مجھے خیال آیا کہ ان کے نام کا جزو نواب ہے۔ شاید اس سے مراد نواب صاحب بھوپال ہوں۔ کیونکہ میر صاحب کی ہمشیرہ بھوپال میں بیاہی ہوئی تھیں۔ اور بھوپال کا شاہی خاندان ان کا معتقد تھا۔ یہ محض جاگنے کے بعد کے خیالات ہیں۔ ممکن ہے یہ میری تعبیر درست نہ ہو اور اس سے زیادہ اہم معاملہ کی طرف اس میں اشارہ کیا گیا ہو۔ مگر بہر حال موجودہ زمانہ میں چونکہ ہندوستان کے لئے ایک نازک دور آ رہا ہے۔ اور مسلمانوں کی ہستی خطرہ میں پڑ رہی ہے۔ میں نے اس خواب کی یہی تعبیر کی۔ اور یہ جو دوسرے ملکوں کے مسلمان بادشاہ دکھائے گئے ہیں۔ میں نے اسکی یہ تعبیر کی۔ کہ شاید ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنی نجات کے لئے ایک بین الاقوامی اتحادی سکیم جاری کرنی پڑے گی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مگر بہر حال اس رویاء نے ہمیں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ اسلام کے لئے ایک نہایت ہی نازک دور آ رہا ہے۔ اور مسلمانوں کو دنیوی اور سیاسی معاملات میں اپنے آپ کو متحد کر لینا چاہیئے۔ اور ہر شخص کو دوسرے تمام امور کی نسبت اتحاد کو مقدم کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ اسی میں مسلمانوں کی نجات ہے۔ یہ نہایت ہی مشکل بات ہے۔ آسان بات نہیں۔ اس وقت مختلف مسلمان گروہوں کی طبائع میں اسقدر اختلاف پیدا ہو چکا ہے۔ کہ وہ اختلافی مسائل پر زور دینا زیادہ پسند کرتے ہیں بہ نسبت اتحاد کی کوشش کے۔ بحیثیت مجموعی انہیں مسلمانوں کی بہبودی کی اتنی فکر نہیں جتنی ہر پارٹی کو اپنی پارٹی کی فکر ہے۔

میں اس خواب کے ظاہر کرتے ہوئے ہر احمدی کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائے کہ تمہاری پھوٹ تمہاری تباہی کا موجب ہو گی۔ اس وقت تمہیں اپنی ذاتوں اور اپنے خیالوں اور اپنی پارٹیوں کو بھول جانا چاہیئے۔ اور ہر ایک مسلمان کہلانے والے کو اسلام کی حفاظت کے لئے متحد کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اختلاف کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ ہر ایک سے یہ مت خواہش کرو۔ کہ وہ سو فی صدی تمہارے ساتھ مل جائے۔ بلکہ اس سے یہ پوچھو کہ اس جد وجہد میں تم کتنی مدد کر سکتے ہو۔ جتنی مدد وہ کرنے کے لئے تیار ہو۔ اس کو خوشی سے قبول کر لو۔ اور اس وجہ سے کہ وہ سو فی صدی تمہارے ساتھ نہیں۔ اس کو دھتکارو نہیں۔ اور اسلام کی صفوں میں رخنہ پیدا مت کرو۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس آواز کو اٹھائے۔ اور رات اور دن اس کام میں لگ جائے۔ حتیٰ کہ سیاسی پارٹیاں آپس میں اتحاد کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ اگر اب بھی مسلمان اختلاف پر زور دینے کی بجائے اتحاد کے پہلوؤں پر جمع ہو جائیں۔ تو اسلام کا مستقبل تاریک نہیں رہے گا۔ ورنہ افق سماء پر مجھے سپین کا لفظ لکھا ہؤا نظر آتا ہے۔

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ نور احمد صاحب مرحوم (دس)

(بوساطت صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

(۱۰)

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فیروزپور تشریف لے گئے۔ تو مجھے ایک خط لکھا کہ ہم فیروزپور سے قادیان جاتے ہیں۔ اور ہمارا ارادہ ہے کہ امرتسر میں دو ایک دن ٹھیریں گے۔ اور اہل وعیال ہمارے ساتھ ہیں۔ کوئی مکان ہمارے لئے تلاش کر رکھنا میں نے جواب میں عرض کیا کہ میرا مکان موجود ہے حضور خوشی سے تشریف لاویں۔ اور جب تک حضور کی مرضی ہو قیام کریں۔ جب حضور تشریف لائے تو میں سٹیشن پر حاضر ہوا۔ اور آپ کو اور حضرت ام المومنین وغیرہم کو اپنے گھر لے آیا۔ جب ریل میں سے آپ کو لینے گیا۔ تو حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب آپ کی گود میں تھے۔ میری گود میں دے دیا۔ اور سب کو گاڑی میں سوار کرایا۔ اور اپنے گھر لے آیا۔ آپ کے تشریف لانے سے تھوڑے عرصہ پہلے میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مکان کے قریب تشریف لائے ہیں۔ میں بہت خوش ہوا اور خواب میں ہی کہا۔ کہ زہے نصیب میں بھی آپ کی زیارت کروں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں نے کہا کہ دیکھئے اسکی کیا تعبیر ہوگی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لانے سے اس خواب کی تعبیر پوری ہوئی۔ آپ کی تشریف آوری کی خبر شہر میں یکدم پھیل گئی۔ اور لوگ ملاقات کے لیے آنے لگے۔ اور آپ کے دعوے کے متعلق سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آپ نے تیس آیات حضرت مسیح کی وفات پر پیش کیں۔ لوگ سنتے رہے۔ ان میں سے ایک شخص اٹھا۔ اور سوال کیا کہ حضرت! مولود شریف کی مجلس جو آجکل ہوتی ہے۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کا ذکر آتا ہے۔ تو لوگ تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ جائز ہے کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آ جائیں۔ تو بے شک کھڑا ہو جاوے۔ یہ جواب سن کر سب نے سکوت کیا۔ اور کسی نے اس پر کچھ اعتراض نہیں کیا۔ اس کے بعد اور طرح کے سوال و جواب ہوتے رہے آپ امرتسر دو روز قیام کر کے قادیان تشریف لے آئے اور چند روز کے بعد میں بھی قادیان حاضر ہو گیا جب میں بٹالہ تھوڑی دیر کے لئے اترا کیونکہ مجھے بٹالہ کے سجادہ صاحب کے بھائی سے روپیہ لینے تھے وہ نہ ملے۔ تو میں واپس سٹیشن کی طرف آ رہا تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب مل گئے۔ ان کا رسالہ اشاعۃ السنۃ اس زمانہ میں میرے مطبع میں چھپا کرتا تھا۔ انہوں نے بعد سلام مسنون مجھ سے کہا کہ کھانا تیار ہے۔ میرے مکان پر چلو کچھ ضروری بات کرنی ہے۔ میں ان کے مکان پر گیا۔ تو مونگ کی کھچڑی لائے۔ میں متعجب ہوا کہ مولوی صاحب دوسروں کے مکان پر جاتے ہیں۔ تو بغیر پلاؤ قورمہ کے نہیں کھا سکتے ہیں۔ خیر ہم دونوں نے کھچڑی کھائی۔ بعد کھانے کے مولوی صاحب نے کہا۔ تم قادیان جاتے ہو میرا ایک پیغام مرزا صاحب کو دے دینا۔ کہ مجھے اپنی آمدنی کا حساب دیں۔ اور میں کئی خط لکھ چکا ہوں۔ جواب نہیں دیتے پبلک کا روپیہ فضول خرچ ہو رہا ہے۔ کہاں کہاں روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ میں نے کہا آپ کیوں حساب مانگتے ہیں۔ کیا اس میں آپ کی شراکت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میری شراکت تو نہیں۔ لیکن میں نے جو اشاعۃ السنۃ میں ان کی تعریف لکھی ہے جسکو دیکھ کر لوگ رجوع ہو گئے۔ اور میں نے ہی ان کو یہاں تک چڑھایا ہے۔ اور اسی سے ان کے پاس بکثرت روپیہ کی آمد ہو گئی ہے۔ اگر یہ حساب نہ دیں گے۔ تو جیسے میں نے ان کو چڑھایا ہے ویسے ہی گرا دوں گا۔ میں نے کہا کہ اگرچہ تمہارا یہ مطالبہ فضول ہے۔ مگر میں یہ پیغام تمہارا حضرت کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔ میں قادیان پہنچا۔ مولوی صاحب کا پیغام بھی سنا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہم نے مولوی صاحب کو جواب دے دیا ہے۔ کہ ہمارے پاس خدا کے لیے روپیہ آتا ہے۔ اور خدا کے لئے ہی ہم خرچ کر دیتے ہیں۔ ہم نے کوئی حساب نہیں رکھا۔ نہ ہماری مولوی صاحب یا کسی اور سے شراکت ہے۔ ان کا یہ کہنا اور لکھنا فضول ہے۔ مولوی صاحب زرپرست دنیا دار ہیں۔ سوائے دنیا اور زر طلبی کے کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ یہ ان کیلئے خطرناک راہ ہے۔ اسی گفتگو میں ایک شخص زمیندار جٹ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے یہ باتیں سنکر بہت اثر پذیر ہو کر کہا کہ حضرت روپیہ تو نپ لے تو ایسا ہی برا ہوتا ہے۔ مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتلا دیں کہ دنیا سے مجھے نفرت ہو جاوے۔ میری عمر ۴۰ - ۵۰ سال کی ہے۔ میرے بیوی بچے سب ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ استغفار اور درود شریف بہت پڑھا کرو۔ اور جب تم رات کو سونے لگو۔ تو اس وقت تمہارے بیوی بچوں کی چارپائیاں ایک مکان میں بچھتی ہوں گی۔ یہ خیال کر لیا کرو کہ جو میں حلال یا حرام روزی کماؤں گا۔ یہ سب مل کر کھا لیا کریں گے۔ اور ذمہ وار میں اکیلا ٹھیروں گا۔ اور میں ہی پکڑا جاؤں گا کسی کا کچھ نہیں بگڑیگا۔ یہ سنکر خاکسار راقم کو بھی اثر ہوا۔ اور میں نے بھی درود استغفار کا ورد شروع کر دیا۔ اور میرے دل میں خیال آیا کہ وہ درود پڑھنی چاہیئے۔ جو نماز میں پڑھی جاتی ہے۔ اور میں آپکی نصیحت پر کاربند ہو گیا۔ اس کے بعد میں امرتسر آ گیا۔ چند روز کے بعد مولوی صاحب بٹالوی امرتسر پہنچے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت جو فتوے کفر کے تیار کئے تھے۔ مسجد حاں کی مسجد میں امرتسری مولویوں سے بھی دستخط اور مہریں کرانے لگے میں بھی اس مسجد میں گیا۔ تمام مولویوں نے مہریں لگا دیں۔ اور دستخط کر دیئے۔ مگر مولوی احمد اللہ صاحب نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مولوی محمد حسین صاحب اور شہروں میں اسی نیت سے گشت لگانے چلے گئے۔ جہلم شہر میں مولوی برہان الدین صاحب مرحوم نے ان کے اعتبار پر دستخط کر دیئے۔ مگر بعد میں ان کو فکر ہوا۔ کہ میں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو دیکھا نہ بھالا صرف مولوی محمد حسین کے اعتبار پر دستخط ناحق کر دیئے اور نہ مجھے خبر ہے کہ آپ کا کیا دعویٰ ہے اور کیا دلائل ہیں۔ پھر مولوی برہان الدین صاحب نے حضرت کی کتابیں دیکھنی شروع کیں۔ اور حق پر پایا۔ مولوی صاحب قادیان آئے۔ اور توبہ کی اور حضرت کی بیعت کر لی اور مولوی صاحب کو لکھا کہ مجھے آپ نے دھوکا دیا۔ اور آپکے اعتبار پر مجھے دھوکہ لگا۔ میرے دستخط کفرنامہ پر سے کاٹ دو۔ میں نے حضرت مرزا غلام احمد کو علی وجہ البصیرت حق پر پایا۔ اور تمہیں ناحق پر۔ میں نے حضرت سے بیعت کر لی ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی مولویوں نے رجوع کر کے حضرت سے بیعت کی۔ انہی دنوں میں مولوی محمد علی بھوپڑی امرتسر آ گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکی جماعت رضوان اللہ علیہم کی مخالفت کرنی شروع کی۔ اور غلط خیالات پھیلانے لگے۔ اور وعظوں میں کہا۔ کہ قادیانیوں کے مال چرالو ان کی عورتوں کو [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

(۱۰)

مجی عزیزی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آج کی ڈاک میں مبلغ پچاس روپیہ مرسلہ آپ کے مجھ کو مل گئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔ عجیب اتفاق ہے کہ مجھ کو آج کل اشد ضرورت تھی۔ آج چار نومبر ۱۸۹۸ء میں خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا۔ کہ ایک شخص روپیہ بھیجتا ہے۔ میں بہت خوش ہوا اور یقین رکھتا تھا۔ کہ آج ضرور روپیہ آئے گا۔ چنانچہ آج ہی ۴ نومبر ۱۸۹۸ء کو آپ کا ضرور روپیہ آ گیا۔ فالحمد للہ وجزاکم اللہ۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ روپیہ بھیجنا درگاہ الٰہی میں قبول ہے۔ چنانچہ آج جو جمعہ کا روز ہے۔ میں نے آپ کے لئے درگاہ الٰہی میں نماز جمعہ میں دعا کی۔ امید کہ انشاء اللہ پھر کئی دفعہ کرونگا۔ مجھے آپ سے دلی محبت ہے۔ اب دل بہت چاہتا ہے کہ آپ نزدیک آ جائیں۔ اللہ تعالیٰ اسباب پیدا کرے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۴ نومبر ۱۸۹۸ء روز جمعہ

عرشۂ جہاز پر سے مولوی جلال الدین صاحب شمس کا خط

احمدیہ مشن لنڈن کے شاندار تبلیغی کارنامے

مکرم مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ آج ۱۱ اگست کو دس سالہ قیام کے بعد لنڈن سے معزم ہندوستان روانہ ہوا ہوں۔ اور یہ سطور عرشۂ جہاز سے لکھ رہا ہوں۔ میں اپنے ان انگریز اور ہندوستانی دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ریلوے سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے آئے۔ نیز ان تمام مبلغین کا اور انگریز و ہندوستانی دوستوں کا خاص طور پر ممنون ہوں۔ جو جہاز پر خدا حافظ کہنے کے لئے تشریف لائے۔ میں اس پر جزاھم اللہ خیرا کہتا ہوں۔ اور ان تمام مبلغین کے لئے جو میرے بعد کام کریں گے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انہیں پاک مقاصد کی اشاعت کے لئے بڑھ چڑھ کر توفیق بخشے۔ اور ان کی مساعی میں فوق العادت برکت ڈالے۔ نیز میں تمام دوستوں سے ان کے لئے خصوصاً اور باقی مبلغین کے لئے عموماً دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں کہ وہ انہیں اپنی نیم شبانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کیونکہ یورپ میں کسی عظیم الشان تغیر کا پیدا ہونا بغیر اس کے ممکن نہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کی جلوہ نمائی کرے۔ اور اس کے حصول کے لئے جس قدر دعاؤں کی ضرورت ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔

آج جبکہ ہمارا جہاز (Sobieski) سرزمین انگلستان سے ہر لحظہ دور ہو رہا ہے میں اپنی دس سالہ زندگی کے واقعات میں سے صرف ایک واقعہ کا ذکر کروں گا۔ جس کے لئے میں اپنے قلب میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اس کام اہم کام کی توفیق عطا فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے پورا کرنے میں حصہ دار بنایا۔ اگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ سلسلہ اسی طرح قائم رہا۔ اور یہ کام جس کو سو شور رنگ میں شروع کرنے کا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے موقعہ عطا فرمایا اسی طرح جاری رہا۔ تو وہ دن دور نہیں جبکہ قصر عیسائیت میں ایک تنزل پیدا ہو گا۔ اور سعید روحیں جوق در جوق عیسائیت کو خیر باد کہہ کر حلقہ بگوش اسلام ہوں گی۔ یہی وہ کاری حربہ ہے جس سے صلیبی عقیدہ پاش پاش ہو جاتا ہے کہ مسیح صلیب پر سے زندہ اترے۔ اور آخر کار کشمیر میں طبعی وفات پائی۔ اس جگہ میں اختصار سے ان امور کا ذکر کرتا ہوں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں الٰہی تصرف ہوا ہے۔

۱۹۳۹ء میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل تحریر پڑھی۔

"یورپ اور دوسرے ملکوں میں ہم ایک اشتہار شائع کرنا چاہتے ہیں جو بہت ہی مختصر ایک چھوٹے سے صفحہ کا ہو تاکہ سب اسے پڑھ لیں۔ اس کا مضمون اتنا ہی ہو کہ مسیح کی قبر سرینگر کشمیر میں ہے جو واقعات صحیحہ کی بنا پر ثابت ہو گئی ہے۔ اس کے متعلق مزید حالات اور واقفیت اگر کوئی معلوم کرنا چاہے تو ہم سے کرے۔ اس قسم کا اشتہار ہو۔ جو بہت کثرت سے چھپوا کر شائع کیا جائے۔"

(الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۱ء)

جب میں نے یہ تحریر پڑھی تو اسی وقت میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت اقدس کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اس مضمون کا ایک اشتہار شائع کروں۔ چنانچہ قبر مسیح کے فوٹو کے ساتھ تقریباً دو اڑھائی سو الفاظ کا ایک اشتہار لکھا۔ اور چار ہزار کی تعداد میں چھپوایا۔ اس اشتہار کا ذکر الفضل میں پڑھ کر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے تحریک کی کہ ایک لاکھ کی تعداد میں اسے شائع کیا جائے۔ اور اس کے لئے ان کی تحریک پر چند دوستوں نے مطلوبہ رقم پوری کر دی۔ اشتہار چھپنے کے لئے میں نے مطبع میں دیدیا اور ابھی چالیس پچاس ہزار کے قریب چھپا تھا کہ جنگ کا اعلان ہو گیا۔ میں نے اس خیال سے کہ اب جنگ میں اس کا تقسیم ہونا ناممکن ہو گا مطبع والوں سے کہا کہ اس کا چھاپنا بند کر دیں۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ کاغذ وغیرہ خریدا جا چکا ہے اور اجرت مطبع میں بہت تھوڑی سی تخفیف ہو گی۔ اس لئے بہتر ہے کہ سارا چھپوا لیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک لاکھ اشتہار چھاپ دیا۔ جو مکان میں پانچ پانچ ہزار کے بنڈلوں کی صورت میں رکھا گیا چار ہزار جو پہلے اشتہار چھپوایا گیا تھا صرف وہی تقسیم کیا گیا۔ جنگ کے چھ سال ختم ہو گئے۔ اور اس اشتہار کی تقسیم جس کے لئے کئی اشخاص کی ہمت درکار تھی خدا نے یہ سامان کیا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تیرہ مبلغین کو لنڈن روانہ کیا۔ تا وہ لنڈن ٹھہر کر مختلف ممالک کی زبانوں سے ابتدائی واقفیت حاصل کر لیں۔ ان مبلغین کی قسمت میں تھا کہ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا خواہش کے پورا کرنے میں حصہ دار بنیں۔

دوسری بات جو اس اشتہار کی تقسیم کے لئے ضروری تھی وہ ایک ایسی کتاب کا موجود ہونا تھا جس میں مسیح کے صلیبی موت سے نجات پانے اور پھر ہندوستان جانے اور وہاں مدفون ہونے کے متعلق تفصیلی بحث ہو۔ سو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو توفیق بخشی کہ اس مضمون پر ایک کتاب لکھوں۔ چنانچہ مبلغین کے پہنچنے پر وہ کتاب بھی چھپ گئی۔ اور اشتہار کی تقسیم شروع ہوئی۔ نو دس مبلغین کا لنڈن کے مختلف محلوں میں جا کر اشتہار تقسیم کرنا اہل لنڈن کے لئے ایک عجیب و غریب بات تھی۔ مبلغین کی آمد پر یہاں کے پریس میں کافی چرچا ہو چکا تھا۔ ڈیلی سکیچ نے مبلغین کے پہنچنے پر ایک نوٹ لکھا۔ ڈیلی سٹار نے سب مبلغین کی ایک فوٹو شائع کی۔ نیز مختلف نیوز ایجنسیوں نے انٹرویو کئے جس سے دنیا کے مختلف گوشوں تک سلسلہ کا ذکر پہنچا۔ اور فوٹو شائع ہوئے۔ چنانچہ ہندوستانی۔ امریکن۔ کینیڈین۔ فرنچ۔ عربی اخبارات کے ہمارے پاس کٹنگز پہنچے جن میں مبلغین کا فوٹو دیا گیا اور ان کا ذکر شائع ہوا۔ جب اشتہارات کثرت سے تقسیم کر دئے گئے تو بعض رسائل اور اخبارات کے ایڈیٹروں نے اس کے متعلق تفصیلات چاہیں جنہیں میری کتاب When did Jesus Die بھیجی گئی۔ اخبارات میں اس کے متعلق جو وقتاً فوقتاً ذکر شائع ہوا۔ اس کا ذکر احباب الفضل میں پڑھ چکے ہیں بعض اخبارات میں قبر مسیح کے متعلق نوٹ شائع ہونے کے بعد اخبار میں حضرات کی طرف سے خطوط شائع ہوتے رہے جن میں سے بعض جاری ہیں۔ ان میں بعض موافق اور بعض مخالف۔ بہرحال ان میں ایک اضطراب پیدا ہوا۔ چنانچہ بشپ آف لنڈن کو اپنی ایک تقریر میں یہ کہنا پڑا۔ کہ ہمارا یہ خیال کہ ہم ہی مشنری ہیں۔ اور ہم مذہبی تبلیغ کرنے والے ہیں درست نہیں۔ بلکہ ہمارے بالمقابل ایک اور مذہب بھی دنیا میں موجود ہے جو اسی رنگ میں ہمارا مقابلہ کرتا ہے۔ اور چرچ کے مشہور آرگن دی لائف آف فیتھ ہفتہ وار رسالہ میں جو مضمون شائع ہوا اس میں مقالہ نگار نے تقسیم اشتہارات اور میری کتاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ یہ ہمارے لئے دائمی شرم کا باعث ہے کہ ہمارے ملک پر اس قسم کا حملہ ہو۔ اور اس خطرہ کا اظہار کیا۔ کہ ملک کی موجودہ حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو مذہبی آزادی پائی جاتی ہے یہ پروپیگنڈا ایک حد تک کامیاب ہو جائے۔ اس میں مقالہ نگار نے Invasion کا لفظ استعمال کیا ہے یعنی انگلستان پر حملہ۔ اور یہ لفظ عام طور پر اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جبکہ ایک ملک کی فوجیں دوسرے ملک پر چڑھائی کر کے اس میں داخل ہو جاتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو بھی ایک رویا میں ولیم دی کنکرر قرار دیا گیا ہے جو ایک [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اس Invasion کو جاری رکھے یہانتک کہ مکمل فتح حاصل ہو جائے۔ آمین۔

یوم التبلیغ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۴۶ء کے لئے لٹریچر

مندرجہ ذیل لٹریچر یوم التبلیغ مورخہ ۱/۹/۴۶ کے لئے مہیا کیا گیا ہے۔ چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے جلدی منگوا لیجئے۔

ٹریکٹ (۱) غذائے ایمان تصنیف لطیف سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (۲) آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر (۳) علماء اور مولوی صاحبان سے چند دریافت طلب امور (۴) ملت اسلامیہ کے تنزل کے اسباب مسلمانوں کی موجودہ مشکلات کا حل مندرجہ بالا چاروں ٹریکٹ دو روپے آٹھ آنے فی سینکڑہ کے حساب سے طلب فرمادیں

رسائل و کتب: نجم الہدیٰ تصنیف لطیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قیمت ۸/ فی نسخہ (۲) دعوت نامہ بخدمت جمیع علمائے کرام و صوفیائے عظام و دیگر ہمدردان اسلام قیمت ۲/ فی نسخہ (۳) خلافت ثانیہ کا عہد مبارک تمام دنیا میں تبلیغ اسلام (با تصویر) قیمت ۲/ فی نسخہ۔ (۴) برکاتِ خلافت از جناب مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان قیمت ۱/ فی نسخہ موعود اقوام عالم (جس میں تمام قوموں کے رشیوں منیوں اوتاروں پیغمبروں اور نبیوں کی آج سے ہزاروں سال قبل کی بیان کردہ سینکڑوں پیشگوئیوں کا مسیح موعود کے حالات نشانات زمانہ اور علامات کے متعلق پورا ہونا دکھلایا گیا ہے) قیمت فی نسخہ کاغذ ادنیٰ خاکی ۱۲/ کاغذ درمیانہ ایک روپیہ آٹھ آنے۔ کاغذ اعلیٰ گلابی و سفید بنیک پیپر دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:- دفتر نشر و اشاعت قادیان پنجاب

عید مبارک!

جماعت ہائے ہند و بیرونِ ہند کو

دواخانہ نور الدین رضؓ قادیان

کی طرف سے

عید مبارک

دواخانہ نور الدین قادیان

کیا کبھی آپ نے خود دیکھا | **سرمہ نور** رجسٹرڈ | کیوں مشہور ہے

اس کے مقوی البصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ ہیں حضور کے مبارک نام سے وابستہ ہے یہ اطباء، ڈاکٹروں، امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور لاکھوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے تمام امراض چشم کا واحد اور یقینی بے ضرر اور بہترین علاج ہے **قیمت تولہ دو روپے**۔ چھ ماشہ ایک روپیہ ڈیڑھ ماشہ پانچ آنہ (ایک روپیہ سے کم کی وی۔ پی نہیں کیا جاتا)۔

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب تیر بہدف اور سو فیصدی کامیاب ادویات ضرور کسی طرح آپکو گرویدہ بنا دیں گی!

بچوں کا شربت
بچوں کو تندرست اور توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے اور دانت نکلنے کی تکلیف، بے چینی لاغری، قے، پیچش۔ کھانسی، سوکھا، بخار، قبض، نیند نہ آنا کی حالت میں بھی مفید ہے اس کا استعمال وزن کو بڑھاتا ہے۔ اور چہرے کو گلاب کے پھول کی مانند سرخ کر دیتا ہے
شیشی صرف ایک روپیہ

تریاق معدہ رجسٹرڈ
[illegible] اور کمزوری معدہ کے لئے بہترین چیز ہے۔
شیشی دس آنہ

موتی منجن
تمام گندے اور بدبودار جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بناتا ہے
شیشی ۱ ونس بارہ روپے۔

طاقت کی گولی رجسٹرڈ
جسمانی ناطاقتی اور کمزوری کو دور کر کے تر و تازہ اور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔
خوراک ایکماہ پانچ روپے

روغن عنبری
خدا کے فضل سے بیرونی مالش سے پٹھے اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں۔ بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے۔
فی شیشی دو روپے

کشتہ فولاد
ضعف جگر کو دور کر کے تازہ خون صالح پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا اور وزن کو بڑھاتا عورتوں مردوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ خوراک چاول تا ایک رتی تولہ پانچ روپے فی ماشہ آٹھ آنے۔

حب اکسیر
اگر تازہ خون کا سرمایہ ختم ہو چکا ہو۔ بدن کا اعصابی نظام ڈھیلا اور بوجھل کمزور ہو رہا ہو۔ تو حب اکسیر نوجوانوں کی تمام شکایتوں کا بہترین علاج ہے
خوراک ایکماہ تین روپے

حب فولادی
کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتی اور [illegible] شروع ہو جاتی ہے عجیب چیز ہے دل میں امنگ اور جوانی کی ترنگ پیدا کرتی ہے ایکبار ضرور استعمال کیجئے
قیمت ساٹھ گولی تین روپے

اکسیر گردہ
درد گردہ کا ہمیشہ اور بہترین علاج ہے صدہا [illegible] آزمودہ ہے۔
فی تولہ ایک روپیہ

حب مروارید
ضعف دل، کمی خون اعضائے رئیسہ کی کمزوری کیلئے صرف چند ایک گولی صبح اور شام کو استعمال کریں دل کو طاقت دیتی اور خون کی کثرت پیدا کرتی ہے۔
ساٹھ گولی پانچ روپے

اکسیر گوش
بہرہ پن۔ درد۔ بہرا پن کھجلی پیپ وغیرہ غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے۔ شیشی نصف اونس ایک روپیہ

سیلان الرحم
مستورات کے سیلان الرحم اور ان کی کمزوری کے دفعیہ کا شرطیہ علاج ہے۔ تولہ دو روپے

اکسیر النساء
ماہواری ایام کی کمی تکلیف سے آنا اور درد وغیرہ کا بہترین تریاق ہے
خوراک دو ہفتہ دو روپے

اکسیر طحال
تلی کا درد، ورم، سوزش دور کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے
اڑھائی روپے

حب جواہر
ان معرکۃ الآراء گولیوں نے طبی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا تمام امراض معدہ جگر تلی میں تیر بہدف نفخ، ریح، سٹ، درد، بائی گولہ بھوک کی کمی بدہضمی اور قبض کیلئے بہترین اور لاجواب ہیں۔ درجن ۵/ سینکڑہ دو روپے۔

افروز
لاہوری یا مغلی پھوڑا داد، چنبل، خارش ہر قسم کے زخموں پر رات کیں صرف تین دفعہ لگائیں شرطیہ آرام ہوگا دانت مسوڑھوں کی درد ورم پیپ پر لگانے سے آرام
قیمت فی شیشی اونس دو روپے نصف اونس ۱۲/

فولادی
مستورات کی اندرونی کمزوریاں، پیٹ درد، نفخ، کمی خون، خرابی جگر، قبض ماہواری ایام کی رکاوٹ درد وغیرہ کیلئے عجیب الاثر ہے اسکے استعمال کیا اور اکسیر کا استعمال اکٹھا کیا جاوے تو مستورات کی اندرونی تکالیف شرطیہ نابود ہوں گی۔
قیمت تین روپے

قبض کشا
پیٹ کا جھاڑو رات کو سوتے وقت ایک تا دو گولی کھانے سے بغیر کسی مروڑ کے اجابت کھل کر ہوگی۔ سینکڑہ دو روپے درجن ۵/

ملنے کا پتہ:- منیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب

شباکن و شفائی

یہ دونو دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لا کر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دیجائے تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو لیّ رنہایت سخت ہوتے ہیں اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص شباکن عہ اور پچاس قرص عہ شفائی درجن ۸ر علاوہ محصولڈاک

پتہ ملنے کا } دواخانہ خدمت خلق قادیان

ظفر فرنیچر ہاؤس قادیان

ہمارے نہایت مضبوط۔ خوبصورت۔ دیرپا اور دلکش فرنیچر پلنگ وغیرہ نہایت واجبی نرخوں پر مل سکتے ہیں۔ نیز لکڑی کی چرائی اور عمارتی سامان بھی دستیاب ہو سکتا ہے۔

ہماری ساختہ جملہ اشیاء احباب سہولت کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

سیف برادرس ریتی چھلہ قادیان

مینیجر ظفر فرنیچر ہاؤس

عطور نفیسہ

عطور نفیسہ کی } ہمارے پاس امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ عطروں کی ایجنسی ہے اور ہم ہر شہر اور ہر صوبہ میں ان عطروں کی ایجنسیاں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عطر اکثر فرانسیسی ہیں۔ اور بہترین پھولوں کی خوشبوؤں پر مشتمل ہیں۔ انگریزی اور امریکن عطر بھی انکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کے علاوہ امپیریل کیمیکل کمپنی کا تیار کردہ یوڈی کلون بھی ہمارے ہاں سے مل سکتا ہے عطروں کی خوردہ فروشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے فی شیشی ہے Rs 2/8۔ یوڈی کلون کی چار آونس کی شیشی کی قیمت ساڑھے چار روپے للعہ Rs 4/8

ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ براہ راست مال منگوانے والوں کے آرڈر کی تعمیل بھی فوراً کی جاتی ہے۔

نوٹ: ہم نے بعض وجوہ کی بناء پر اپنی کمپنی کا نام تبدیل کر لیا ہے۔ اور اب بجائے "انڈین کیمیکل کمپنی" کے "دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی" رکھ لیا ہے۔ اس لئے اب تمام خط و کتابت "دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی" کے نام پر کیا کریں۔

مینیجر دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

نصرت اسٹور قادیان

سے لکڑی کے خوبصورت۔ فرنیچر۔ عمارتی سامان۔ خصوصاً پیچ ولایتی و دیگر جنرل اشیاء خرید کر فائدہ اٹھائیں۔

عید کے موقعہ پر بچوں کی خوشی کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ نصرت انڈسٹریز کے نہایت عمدہ لکڑی کے کھلونے سستے کر دئے گئے ہیں۔ تا ہر ایک غریب و امیر خرید سکے۔

ایک مرتبہ ضرور ہماری دوکان پر تشریف لا کر شکریہ کا موقع دیں۔

نوٹ: کھلونوں اور پیچوں کے تھوک نرخ طلب کریں۔ فرنیچر کرایہ پر بھی مل سکتا ہے

مینیجر نصرت اسٹور ریتی چھلہ ریلوے روڈ قادیان

پاگل پن کی دوا

پاگل پن کی دوا } وہ لوگ جو کہ پاگل ہو گئے ہوں اور دماغ بالکل خراب ہو گیا ہو۔ یہاں تک کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں یا ہر چیز پھینکتے ہوں۔ انکا علاج کیا ہوتا ہے۔ کہ وہ پاگل خانہ میں بند کر دئے جاتے ہیں۔ اور صدہا علاج کرنے سے بھی برسوں اچھے نہیں ہوتے۔ ان کے والدین پاگل ہونے سے رنجیدہ ہوتے ہیں۔ میں بہت زور کے ساتھ آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ آپ یہ دوا منگوا کر استعمال کرا دیں قطعی ۱۵ روز میں کامل صحت ہو جاوے گی قیمت دس روپیہ نوٹ: میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ یہ دوا اکسیر کا فائدہ کرتی ہے۔ فہرست مفت منگائیے۔ مولوی حکیم ثابت علی پیچرز ناں

تفسیر کبیر

تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اوّل

(تیسویں پارے کا نصف اوّل)

پتہ ملنے کا: سیف برادرس قادیان

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ

قریشی منزل دارالعلوم قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۷ اگست: سندھ کے وزیر اعظم مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ عید کے موقع پر پرامن رہیں۔

بمبئی ۲۷ اگست: مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے وائسرائے کے نشری اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے

کہ اس نے مسلم لیگ اور اسلامی ہند کو سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ اسلامیان ہند نہایت ہی تحمل اور بلند حوصلہ سے برداشت کریں گے۔ آپ نے کہا۔ جب سے وائسرائے ۱۶ جون کے وزارتی بیان سے کیوں منحرف ہو گئے۔ وائسرائے ان وعدوں سے کیوں پھر گئے۔ جو ۲۰ جون کے مکتوب میں انہوں نے مسلم لیگ سے کئے؟ ۱۶ جون اور ۲۲ جولائی کے درمیان وہ کونسے واقعات رونما ہوئے کہ وہ عارضی حکومت کے قیام کے بارے میں نہایت ہی اہم تبدیلیاں کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اور ۲۲ جولائی اور ۱۲ اگست کے درمیان کیا واقعات پیش آئے کہ انہوں نے ایک پارٹی کی حکومت کا قیام ضروری خیال کیا؟

انہوں نے اب جو قدم اٹھایا ہے وہ نہایت غیر دانشمندانہ اور غیر مدبرانہ ہے۔ اور اس کے نتائج نہایت ہی خطرناک مرتب ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے تین ایسے مسلمانوں کو نامزد کر کے جنہیں اسلامی ہند کا کوئی اعتماد حاصل نہیں مسلمانوں کے زخموں پر مزید نمک پاشی کی ہے۔ ابھی ایسے دو مزید مسلمانوں کے ناموں کا اعلان باقی ہے مجھے خوشی ہے کہ وائسرائے نے اب یہ محسوس کر لیا ہے۔ کہ ہندوستان کو ایک کولیشن حکومت کی ضرورت ہے جن میں دونوں بڑی پارٹیوں کو نمائندگی حاصل ہو۔ اور مجھے یہ سنکر بھی خوشی ہوئی۔ کہ وہ پنڈت نہرو اور کانگرس کی طرف سے بھی یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ وہ بھی اس چیز کو شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ اور ان کی کوشش اب بھی مسلم لیگ کو عارضی حکومت میں شامل کرنے پر مرکوز رہیں گی۔ یہ نام نہاد پیشکش بالکل مبہم اور غیر واضح ہے۔ اس میں اس کے سوا کچھ نہیں بتایا گیا۔ کہ مسلم لیگ کو اس حکومت میں پانچ نشستیں حاصل ہوں گی۔ اس کے سوا اور کسی چیز کی وضاحت نہیں کی گئی

بمبئی ۲۷ اگست مسٹر جناح نے ایک کونسل آف ایکشن قائم کر دی ہے۔ جس کے ممبر مسٹر لیاقت علی خان محمد اسمٰعیل خان خواجہ ناظم الدین مسٹر عبدالرب نشتر حاجی عبدالستار سیٹھ اور مسٹر ممتاز دولتانہ ہیں ان کے سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خان اور صدر محمد اسمٰعیل خان ہوں گے۔

دہلی ۲۷ اگست: سنٹرل اسمبلی کے لیگی ممبروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ مرکزی حکومت کی قائم کردہ کسی کمیٹی میں شریک نہ ہوں۔ سلیکٹ کمیٹیوں اور مختلف محکموں کی کمیٹیوں میں بھی شرکت کی ممانعت کر دی گئی ہے

دہلی ۲۷ اگست: آج یہاں امن امان رہا۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس چار گھنٹہ تک منعقد ہوا۔ آج شام گاندھی جی اور پنڈت نہرو نے وائسرائے سے ایک گھنٹہ ملاقات کی۔

کلکتہ ۲۷ اگست وائسرائے ہند نے کل یہاں بہت سے ہندو مسلم لیڈروں سے ملاقات کی۔ یہاں مختلف سوسائٹیاں قیام امن کے لئے رضاکار بھرتی کر رہی ہیں۔ بنگال مسلم لیگ نے بھی ریلیف کیمپ قائم کر دیا ہے۔

دہلی ۲۷ اگست۔ پشاور، ملتان، سنگرور اور ہندوستان کے بعض شہروں میں احتیاطاً دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے

مدراس ۲۷ اگست ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ساؤتھ انڈین ریلوے سٹرائیک کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

پٹنہ ۲۷ اگست: بہار گورنمنٹ اس امر پر غور کر رہی ہے کہ جن لوگوں کو گذشتہ شورش کے ایام میں فوج اور پولیس کے ہاتھوں نقصان پہنچا۔ ان کو معاوضہ دیا جائے۔

دہلی ۲۷ اگست۔ [illegible] یہاں سے بند ہو کر کلکتہ۔ بمبئی اور کراچی میں کھل جائیگا

دہلی ۲۷ اگست۔ کلکتہ، مدراس، بمبئی، لاہور، دہلی اور لکھنؤ وغیرہ مقامات میں سے کسی جگہ بھی عید کا چاند نظر نہیں آیا

دہلی ۲۷ اگست۔ ہندوستان کی غذائی کمیٹی کے صدر بذریعہ ہوائی جہاز کوپن ہیگن روانہ ہو گئے۔

دہلی ۲۷ اگست۔ سر محمد عثمان سابق ممبر ایگزیکٹو کونسل نے وائسرائے سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مسٹر جناح سے پھر ملیں نیز کانگرس کو چاہیئے۔ کہ وہ عبوری گورنمنٹ میں کسی غیر لیگی مسلمان کو شامل نہ کرے۔

دہلی ۲۷ اگست۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا سالانہ اجلاس ۲۲-۲۳-۲۴ نومبر کو یو۔ پی میں ہوگا۔ صوبائی کانگرس کمیٹی اس بات کا فیصلہ کریگی۔ کہ یہ اجلاس کس مقام پر منعقد ہو۔

لاہور ۲۷ اگست۔ کارپوریشن اور چھاؤنی کی حدود میں سوٹیاں لیکر چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ یہ پابندی ایک ماہ تک جاری رہے گی۔